

ہاتھی اور پانی کی ٹنکیاں



مصنف: شکھا مکرجی

مترجم: عائشہ خاتون

ہاتھی اور پانی کی ٹنکیاں

مترجم

عائشہ خاتون

مصور

لارینٹ برسیٹ



بچوں کا ادبی ٹرسٹ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

چلڈرن بک ٹرسٹ

چھت پر رکھی ہوئی پانی کی بڑی بڑی ٹنکیوں کو دیکھ کر چھوٹو کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ دوڑی دوڑی اپنی ماسی لیلا کے پاس گئی۔

"ماسی! ماسی! یہاں آئیے۔ دیکھیے چھت پر کتنی بڑی بڑی ٹنکیاں رکھی ہوئی ہیں۔"

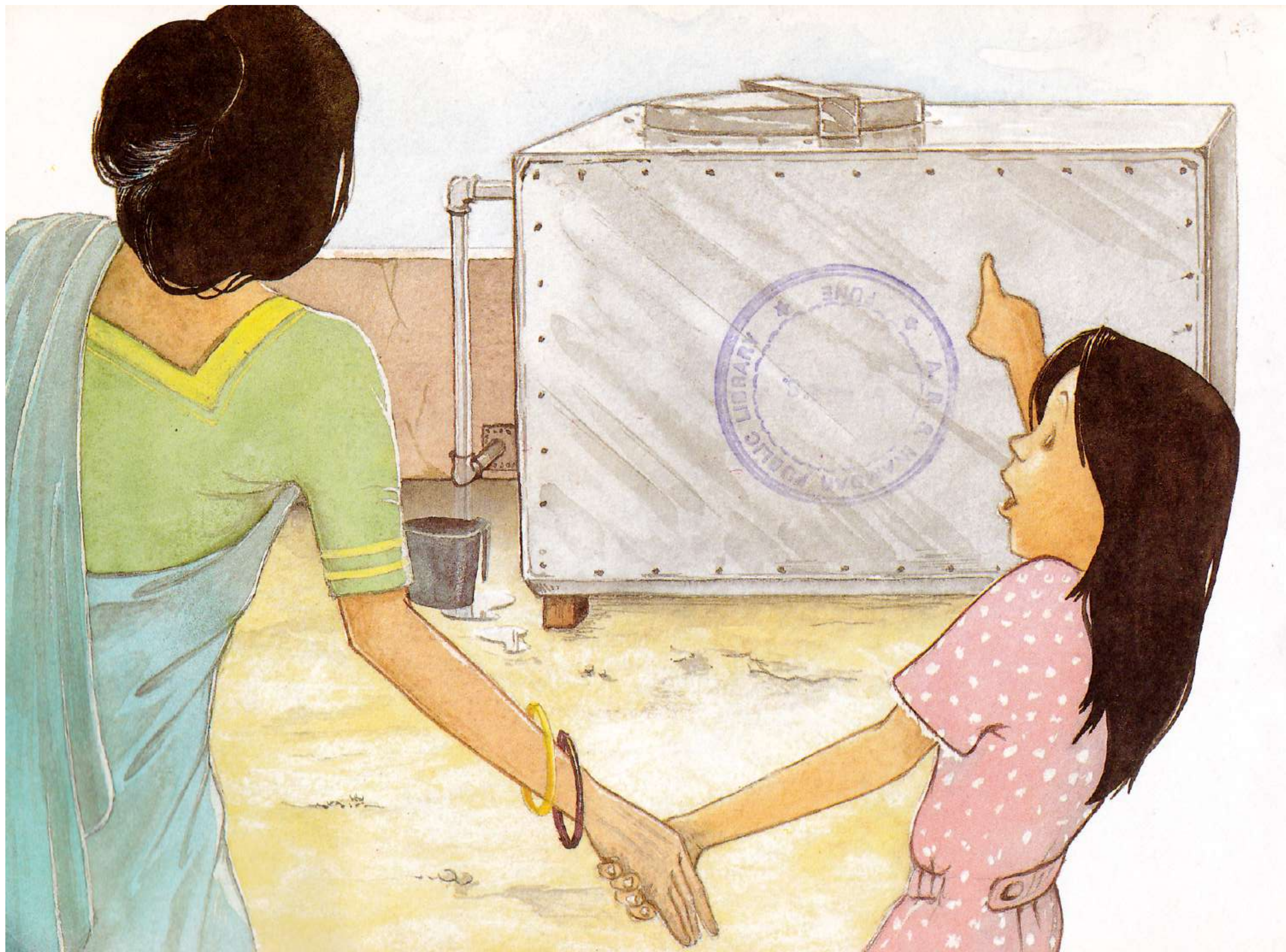
لیلا ماسی چھوٹو کی بات پر مسکرائیں۔ "بیٹا! یہ پانی جمع کرنے کے لیے ہیں۔"

"آپ کو پانی کیوں جمع کرنا پڑتا ہے؟" چھوٹو نے پوچھا۔

"نہانے کے لیے۔ تم روز نہاتی ہو نا! تمھارے نہانے کا پانی انھیں ٹنکیوں سے آتا ہے" ماسی نے جواب دیا۔

"سچ مچ؟" چھوٹو کو کچھ یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے نہانے کی چھوٹی سی بالٹی میں پانی اس کالے دیو کے پیٹ میں سے آتا ہے۔





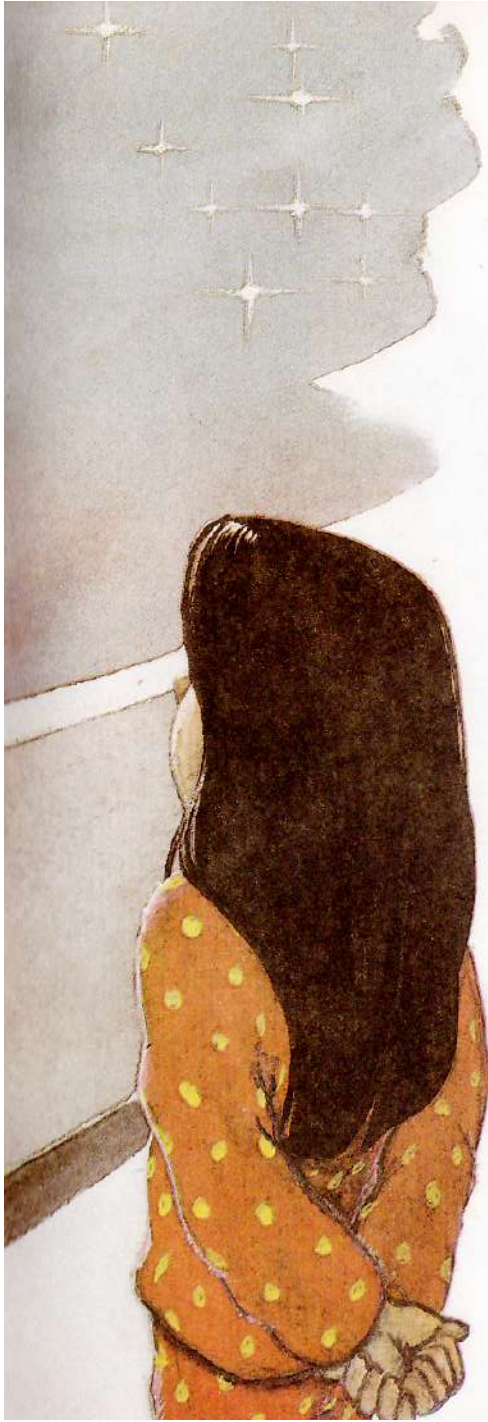


رات کو کھانا کھاتے وقت چھوٹو کچھ چپ چپ سی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ پانی کی ان بڑی بڑی ٹنکیوں کے پیچھے ضرور کوئی ایسی بات ہے، جو اس سے چھپائی جارہی ہے۔ رات کو سونے کے لئے کپڑے پہنتے ہوئے اس نے پکا ارادہ کرلیا کہ آج وہ ٹنکیوں کے راز کا پتہ لگاکر ہی رہے گی۔

سب جانتے ہیں کہ جادو آدھی رات کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت کچھ انوکھی باتیں ہوتی ہیں۔ تبھی تو صبح کو خوبصورت پھول کھلے نظر آتے ہیں۔ پیاری پیاری تتلیاں ادھر ادھر اڑتی پھرتی ہیں، اور پارک کے کسی کونے میں کتّے کا منّاسا بچہ کوں کوں کررہا ہوتا ہے۔

رات کے بارہ بجے چھوٹو چپ چاپ اپنے بستر سے اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔





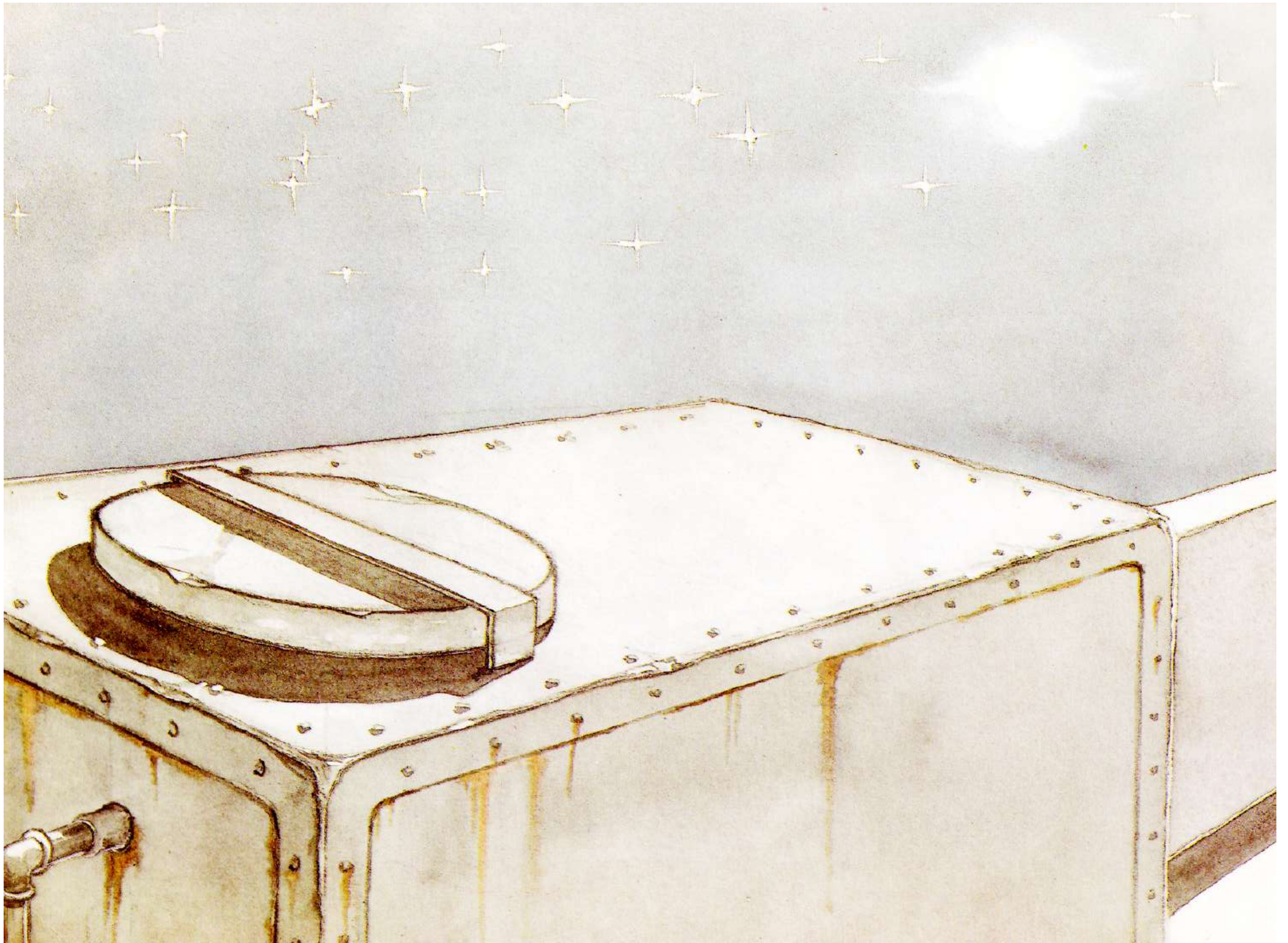


وہ آہستہ آہستہ قدم رکھ رہی تھی کہ کہیں کسی کی آنکھ نہ کھل جائے۔ چھت پر جاکر وہ چپ چاپ دروازے کے پاس کھڑی ہوگئی۔ ہر طرف رات کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہر چیز خاموش تھی۔ آسمان پر ستارے جھلملا رہے تھے۔ چاند چمک رہا تھا۔ چاند کی روشنی میں چھت اور پانی کی ٹنکیاں صاف نظر آرہی تھیں۔ اتنے میں کہیں دور سے الّو کے بولنے کی آواز آئی اور چھوٹو کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔

چھوٹو بہت دیر تک انتظار کرتی رہی کہ اب کچھ ہو۔ اب کچھ ہو۔! مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔

چھوٹو اداس ہوگئی۔ اس نے سوچا مجھے واپس جاکر اپنے نرم گرم بستر میں مزے سے سو جانا چاہیے۔ وہ پلٹی ہی تھی کہ پیچھے سے ایک پیار بھری آواز آئی۔

"ہیلو، ننھی لڑکی!" چھوٹو اچھل پڑی۔



اس نے پیچھے مڑکر دیکھا ٹنکی کے پاس ایک بڑا سا سرمئی ہاتھی کھڑا تھا۔ بالکل ویسا ہی جیسا اس کی تصویروں والی کتاب میں بنا تھا۔ ہاتھی کو دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی۔

اس کے سوپ جیسے بڑے بڑے کان ہل رہے تھے ۔ اور اس نے اپنی سونڈ چھوٹو کی طرف اٹھا رکھی تھی جیسے وہ چھوٹو کو سلام کر رہا ہو۔ وہ اتنا بڑا تھا کہ اس کے سامنے پانی کی اتنی بڑی ٹنکی بھی چھوٹی لگ رہی تھی۔

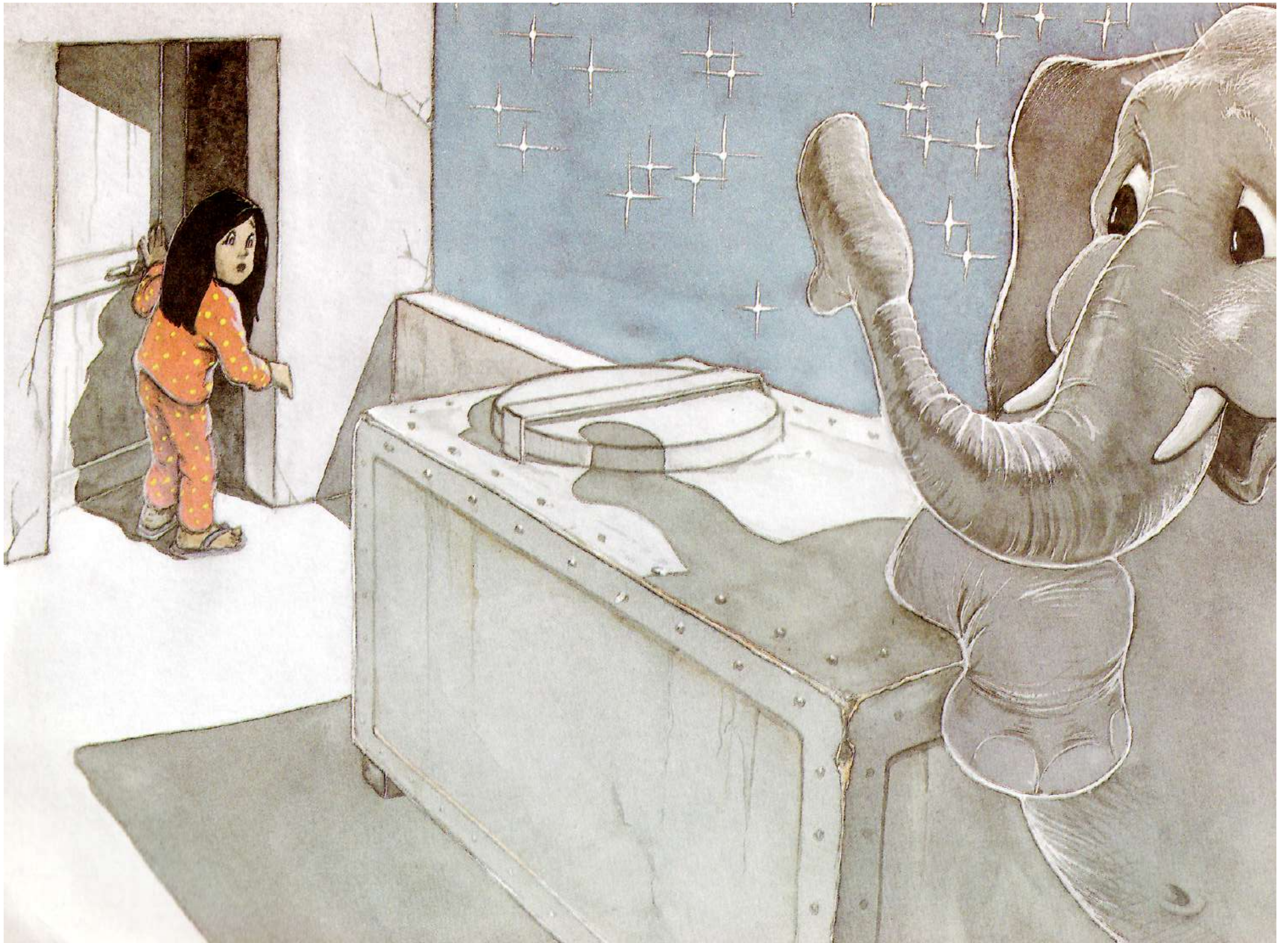
"تت تم نے کچھ کہا؟" چھوٹو نے ڈر کے مارے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میں نے تمہیں ہیلو کہا۔ کیا بات ہے۔ تم آج اپنے بستر میں کیوں نہیں ہو؟" ہاتھی نے کہا۔

چھوٹو کو بڑا اچنبھا ہوا۔ "کیا تم سچ مچ بول سکتے ہو؟"

"یہ تو کوئی ٹھیک بات نہیں ہوئی۔ اگر تم بول سکتی ہو تو تم یہ کیوں سوچتی ہو کہ میں نہیں بول سکتا!" اس نے اپنا سر کچھ ایسے ہلایا جیسے روٹھ گیا ہو۔

"ارے نہیں! میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" چھوٹو اپنے اس نئے دوست کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ جھجکتی ہوئی ذرا آگے بڑھی اور اپنا ننھا سا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔



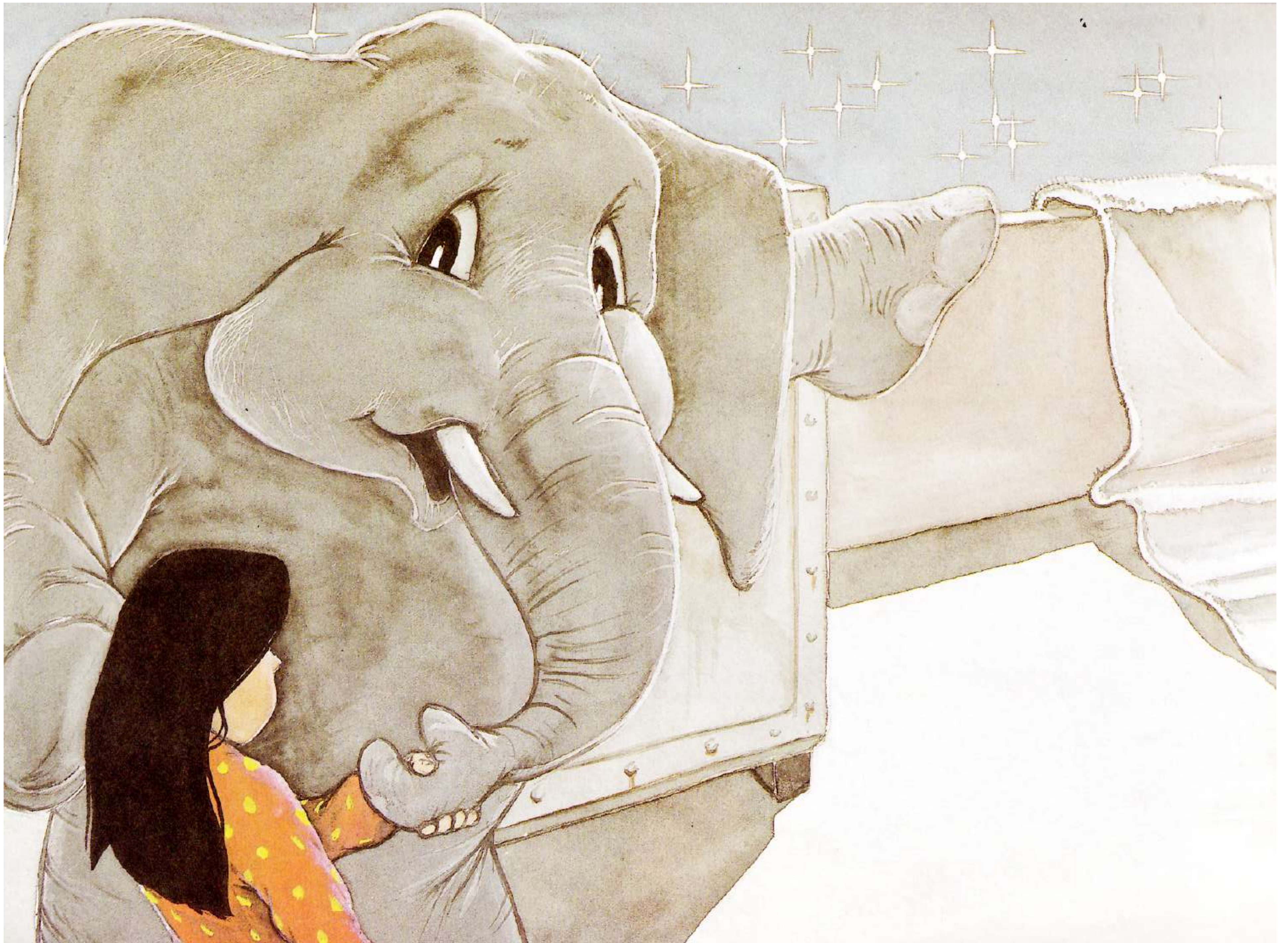
"اصل میں تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ میرا نام چھوٹو ہے۔" چھوٹو نے کہا۔

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔" ہاتھی نے پیار سے چھوٹو کا ہاتھ اپنی سونڈ میں تھام لیا۔

"میں تو نہانے کے لئے اوپر جاتا ہوں۔ دیکھو! یہ میرا تولیہ اور صابن ہے۔" ہاتھی نے ایک بہت بڑے صابن اور تولیے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

چھوٹو نے پہلی بار اتنا بڑا صابن دیکھا تھا جو اس کے اپنے قد کے برابر تو ضرور ہوگا۔ اس کا رنگ چاکلیٹ جیسا تھا۔ دیوار پر چھوٹو کے بستر کی چادر سے بھی بڑا ایک کپڑا پڑا ہوا تھا جسے ہاتھی اپنا تولیہ کہہ رہا تھا۔

"تم نہانے کے لئے اڑ کر جاتے ہو؟ کیا تم اڑ بھی سکتے ہو!؟" چھوٹو کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔



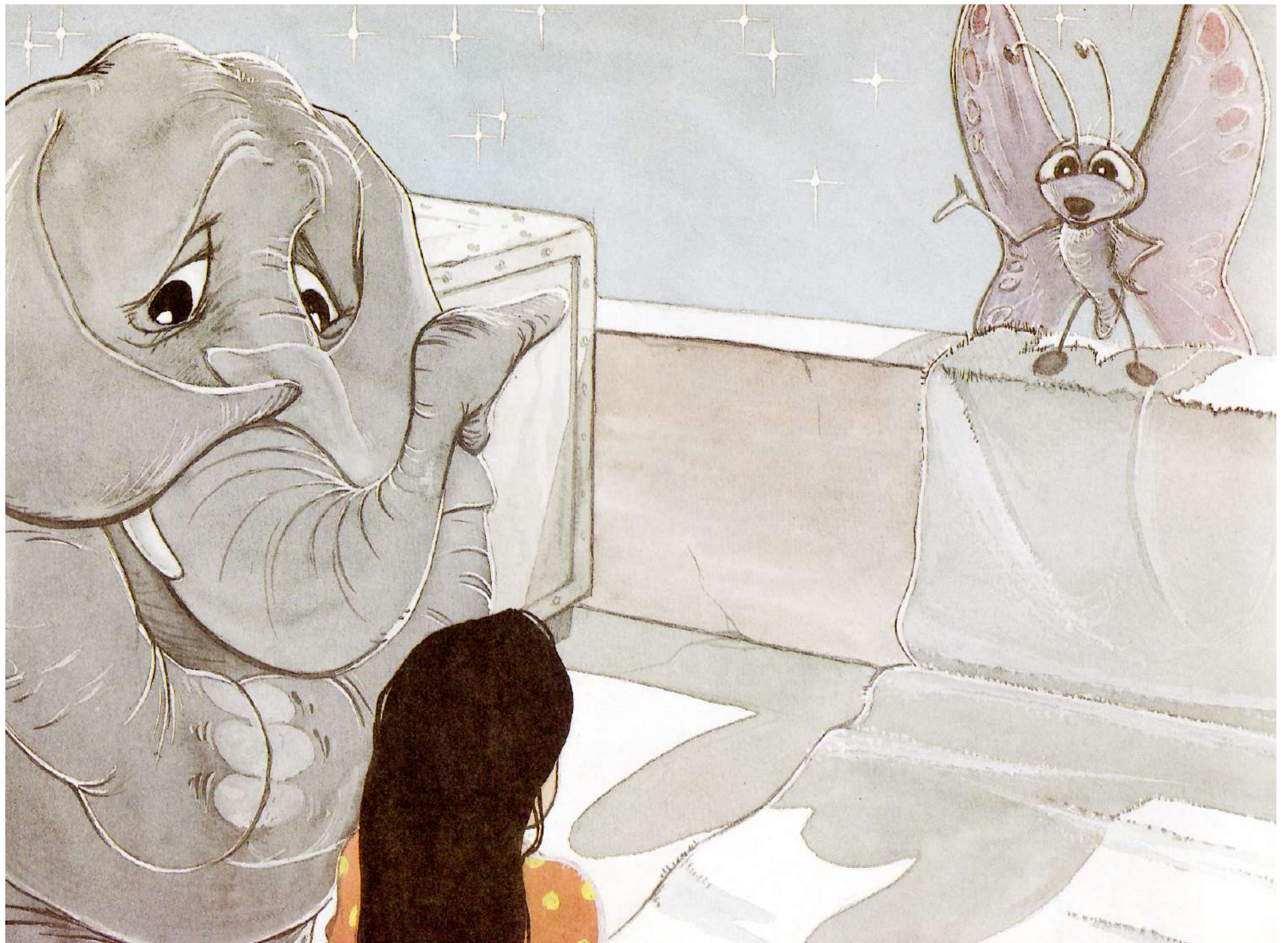
"ہاں! مگر میں اپنے آپ نہیں اڑ سکتا۔ اڑنے کے لیے مجھے ان کے پر ادھار لینے پڑتے ہیں۔" ہاتھی نے اپنی سونڈ سے پانی کی ایک ٹنکی کی طرف اشارہ کیا۔ چھوٹو نے پروں کے پھڑپھڑانے کی آواز سنی۔ پھر اس نے دیکھا کہ ٹنکی کے پیچھے سے راجاؤں کی سی شان کے ساتھ ایک دیو جیسا پتنگا نکلا چلا آرہا ہے۔

"آہا! یہ کون ہے؟۔۔۔ اور ہاتھی! تم ابھی تک نہائے کیوں نہیں؟"۔۔۔ "منی"! پتنگے نے چھوٹو کی طرف دیکھتے ہوئے ذرا سختی سے کہا۔

"تم اتنی دیر سے ہاتھی کو باتوں میں کیوں لگائے ہوئے ہو۔ ہمارے پاس برباد کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اور تمہیں بھی اس طرح وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ کیا کل تمہیں اسکول نہیں جانا؟"

"اسے ڈراؤ مت پتنگے راجا!" ہاتھی نے بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا۔ "یہ بڑی بہادر لڑکی ہے۔ اصل میں یہ سمجھنا چاہتی ہے۔ اسی لئے ہم سے ملنے اس وقت یہاں آئی ہے۔"







"یہ تو نہیں ہوسکتا۔" چھوٹو نے سوچا۔ "یہ تو بڑی عجیب باتیں ہورہی ہیں!"

"مجھے اس وقت اپنے بستر میں ہونا چاہیے۔ کیوں کہ مجھے کل اسکول بھی جانا ہے۔" چھوٹو نے کہا اور اس پتنگے سے کچھ دور ہٹ گئی۔ "ویسے تو یہ کیڑا ننھی سی جان لگ رہا ہے، مگر باتیں ایسی ڈانٹ کے کر رہا ہے جیسے میرے ایک چاچا کرتے ہیں"

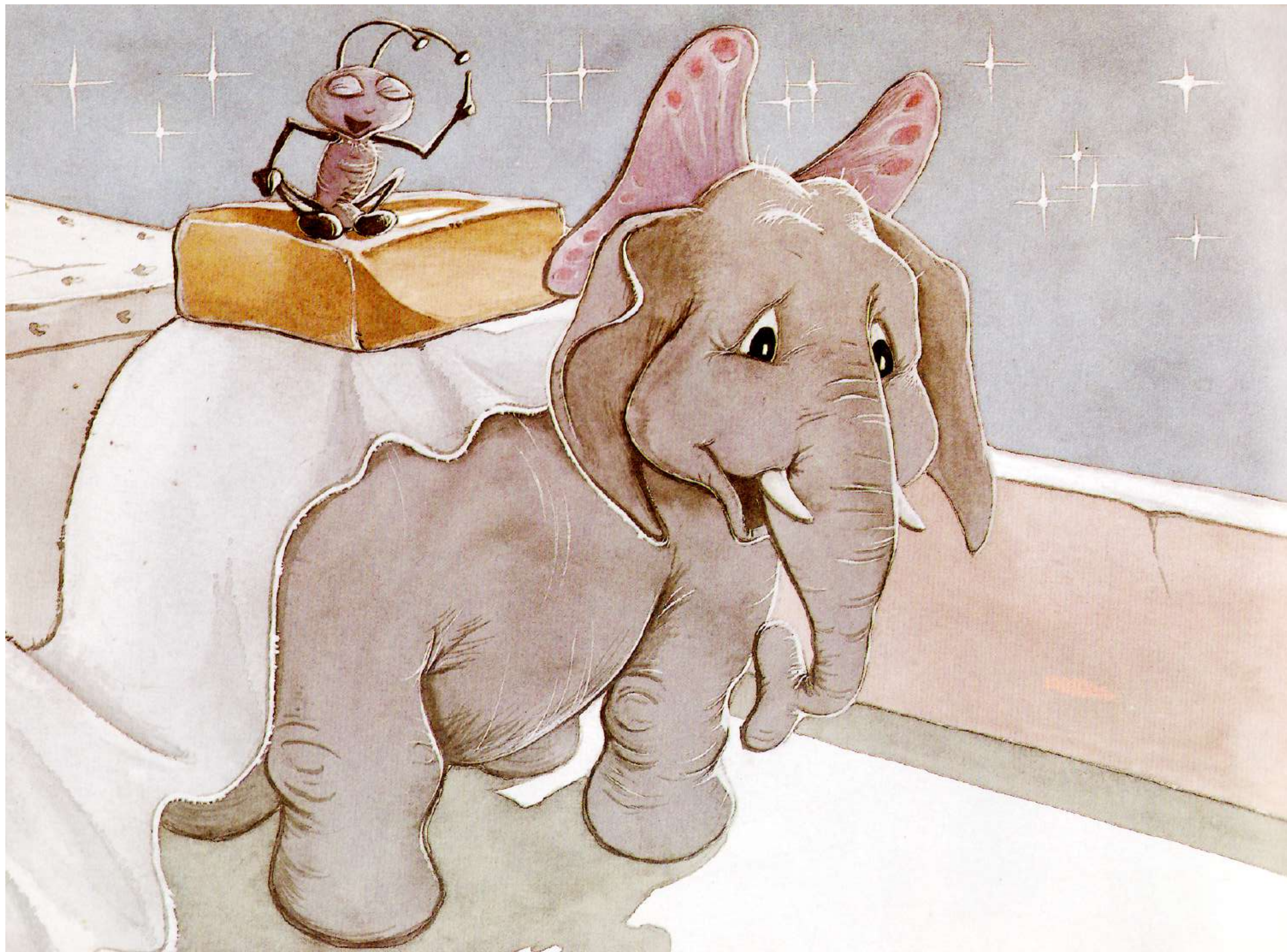
"جلدی کرو چھوٹی لڑکی" پتنگا چلایا۔ "اور ہاتھی، اب میں زیادہ دیر انتظار نہیں کرسکتا۔ تم جلدی سے میرے پر لے لو۔ میں تمہاری پیٹھ پر چڑھ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ ہاں! تم اپنا صابن اور تولیہ تو اٹھاؤ۔ چلو جلدی کرو۔ صبح ہونے ہی والی ہے۔"

ہاتھی نے پتنگے کے پر اپنے سر میں گھسالیے اور بنا پروں والا پتنگا راجا کی طرح ہاتھی کی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔

"کیا تم واپس آؤ گے؟" چھوٹو نے ہاتھی کو جانے کی تیاری کرتے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں اگر تم چاہو۔" ہاتھی نے جواب دیا۔ "اچھا۔ خدا حافظ"

"تم اپنی آنکھیں بند کرو!" پتنگا زور سے چلایا۔ "ہمارا اڑنا ایک راز ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم ہمیں دیکھو۔"





چھوٹو پتنگے کے غصے سے ڈر گئی۔ اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں تاکہ پتنگے کو کہیں اور زیادہ غصہ نہ آجائے۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ چھت خالی پڑی ہے۔ صرف پانی کی بڑی بڑی ٹنکیاں اپنی اپنی جگہ رکھی ہوئی ہیں۔ اس نے چاند کی طرف دیکھا تو اسے دور سے ہاتھی کا سایہ سا اڑتا ہوا نظر آیا، جس کے پیچھے ایک لمبا سا کپڑا لہرا رہا تھا۔ کیا وہ ہاتھی کا تولیہ تھا۔؟

اب وہاں دیکھنے کو کچھ نہیں تھا۔ اس لئے چھوٹو جلدی جلدی سیڑھیوں سے اتری اور کود کر اپنے بستر میں گھس گئی۔ جب سونے کے لیے اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تو اس کے کانوں میں ہاتھی کی آواز آرہی تھی "شب بخیر اور خدا حافظ"



پہلا انگریزی ایڈیشن : 1995

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 1999

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 15.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.